سوال

(157)سودی بنکوں میں امانت رکھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرکسی کے پاس کچھ نقد رقم ہواور وہ حفاظت کی خاطر اسے امانت کے طور پر کسی بنک میں رکھے اور سال کا عرصہ گزرنے پر اس کی زکوۃ ادا کردے تو کیا یہ اس کے لیے جائز ہے یا نہیں؟ ہمیں مستفید فرمایئے۔ اللہ آپ کو بہتر جزاء عطا فرمائے۔ (عمری۔ع۔ع۔جدہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی بنکوں میں امانت رکھنا جائز نہیں، خواہ وہ اس پر سود نہ لے۔ کیونکہ اس کام میں گناہ اور سرکشی پر اعانت ہے۔ جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص اس کام پر مجبور ہو اور سود نہ لے اور اپنے مال کی حفاظت کے لیے سودی بنک کے علاوہ اور کوئی جگہ نہ پائے تو مجبوری کی بنا پر (ان شاء اللہ) اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَد فَصَّلَ لَكُم ما حَرَّمَ عَلَيكُم إِلّا مَا اضطُرِرتُم إِلَيهِ...۱۱۹

''اور جو کچھ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے، اسے کھول کر بیان کردیا ہے۔ الا یہ کہ تم کسی بات پر مجبور ہوجاؤ۔''

اور جب کوئی اسلامی بنک یا امانت رکھنے کی جگہ پالے جس میں گناہ اور سرکشی پر تعاون کی صورت نہ ہو تو اپنا مال اس میں امانت رکھے۔ اب اس کے لیے سودی بنک میں امانت رکھنا جائز نہ ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1